السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اولیاء وصالحین کا وسیلہ پیش کرے؟ مجھے بعض علماء کا یہ قول معلوم ہوا ہے کہ اولیاء کے ساتھ وسیلہ پکڑنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ دعاء تو اللہ تعالیٰ ہی سے ہوتی ہے بعض علماء اس کے خلاف ہیں۔ اس مسئلہ میں شریعت کا حکم کیا ہے؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولی ہر وہ شخص ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اس سے ڈریں اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے اسے بجالائے اور جس چیز سے منع کیا ہے۔ اس سے رک جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَلا إِنَّ أَولِياءَ اللَّهِ لا خَوفٌ عَلَيهِم وَلا هُم يَحزَنونَ ﴿٦٢﴾ الَّذينَ ءامَنوا وَكانوا يَتَّقونَ ﴿٦٣﴾... سورة يونس

''سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں۔ ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے۔'' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے اولیاء کے ساتھ وسیلہ پکڑنے کی کئی قسمیں ہیں:

1۔ انسان کسی زندہ ولی سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ اس کے لئے کشادگی رزق بیماری سے شفاء یا ہدایت وتوفیق کی اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے۔ تو یہ جائز ہے۔ جیسا کہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے نبی کریم ﷺ سے یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ آپ بارش کے لئے دعا فرمایئں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بارش کے لئے دعاء فرمائی اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاء کو شرف قبولیت سے نوازا اور بارش نازل فرمادی۔ اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بارش کے لئے دعاء کروائی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعاء کی اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے دعاء پر آمین کہی۔ اس طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں اور بعد میں بھی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے حصول منفعت یا دفع نقصان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنے کا مطالبہ کرتے رہے۔

2۔ اللہ تعالیٰ سے نبی کریم ﷺ کی محبت آپ ﷺ کی اتباع اور اولیاء اللہ سے محبت کے وسیلہ سے دعاء کرے اور جیسا کہ مذکورہ بالا آیت اس کی قطعی دلیل ہے۔ اور وہ منسوخ بھی نہیں ہے امید ہے کہ آپ اس مسئلہ کی مکمل وضاحت فرمایئں گے۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق کے بارے میں سنت یہ ہے۔ کہ اس نے مسببات کو اسباب کے ساتھ مربوط کردیا ہے۔ چنانچہ ایجاد نسل کا مباشرت سے ربط ہے فصل کے اگنے کا زمین میں بیج بونے اور اسے پانی کے ساتھ سیراب کرنے سے جلانے کا تعلق آگ سے ہے۔ اور غرق کرنے اور تر کرنے کا تعلق پانی سے۔ الغرض اسی طرح دیگر اسباب مسببات ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَجَعَلنا مِنَ الماءِ كُلَّ شَيءٍ حَيٍّ ﴿٣٠﴾... سورة الأنبياء

''اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنایئں''

اور فرمایا

وَأَنزَلنا مِنَ المُعصِرٰتِ ماءً ثَجّاجًا ﴿١٤﴾ لِنُخرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَباتًا ﴿١٥﴾ وَجَنّٰتٍ أَلفافًا ﴿١٦﴾... سورة النبأ

''اور ہم نچڑتے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا۔ تاکہ اس سے اناج اور سبزہ پیدا کریں اور گھنے گھنے باغ''

اور فرمایا

وَنَزَّلنا مِنَ السَّماءِ ماءً مُبٰرَكًا فَأَنبَتنا بِهِ جَنّٰتٍ وَحَبَّ الحَصيدِ ﴿٩﴾ وَالنَّخلَ باسِقٰتٍ لَها طَلعٌ نَضيدٌ ﴿١٠﴾ رِزقًا لِلعِبادِ وَأَحيَينا بِهِ بَلدَةً مَيتًا كَذٰلِكَ الخُروجُ ﴿١١﴾... سورة ق

''اور آسمانوں سے برکت والا پانی اُتارا اور اس سے باغ وبستان اگائے اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا گابھا تہہ بہ تہہ ہوتا ہے۔ (یہ سب کچھ) بندوں کو روزی دینے کے لئے (کیا ہے) اور اس (پانی) سے ہم نے شہر مردہ (یعنی زمین افتادہ) کو زندہ کیا ہے (بس) اس طرح (قیامت کے روز) نکل پڑنا ہے۔''

اور فرمایا

وَيُنَزِّلُ عَلَيكُم مِنَ السَّماءِ ماءً لِيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذهِبَ عَنكُم رِجزَ الشَّيطٰنِ وَلِيَربِطَ عَلىٰ قُلوبِكُم وَيُثَبِّتَ بِهِ الأَقدامَ ١١ ... سورة الانفال

''اور تم پر آسمان سے پانی برسا دیا تاکہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کردے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کردے اور اس لئے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔''

یہ اور اسی طرح کی دیگر بہت سی آیات ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے مادی اسباب اور معنوی ومادی مسببات کو بیان کر کے ان میں ربط کو بیان فرمایا ہے۔ یعنی اسباب کو مسببات کا سبب بنا دیا ہے۔ اور دونوں کا تعلق اللہ تعالیٰ کے خلق اور قضاء وقدر سے ہے۔ اسی طرح اللہ نے معنوی اسباب بھی پیدا فرمائے۔ جب کہ وہ اسباب کے بغیر بھی مسببات کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی سنت یہ ہے۔ کہ وہ اسباب کے ساتھ ہی مسببات کو پیدا کرتا اور وجود میں لاتا ہے۔ اور اس میں مضمر حکمت کو بھی وہی جانتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الر كِتٰبٌ أُحكِمَت ءايٰتُهُ ثُمَّ فُصِّلَت مِن لَدُن حَكيمٍ خَبيرٍ ١ أَلّا تَعبُدوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنى لَكُم مِنهُ نَذيرٌ وَبَشيرٌ ٢ وَأَنِ استَغفِروا رَبَّكُم ثُمَّ توبوا إِلَيهِ يُمَتِّعكُم مَتٰعًا حَسَنًا إِلىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤتِ كُلَّ ذى فَضلٍ فَضلَهُ وَإِن تَوَلَّوا فَإِنّى أَخافُ عَلَيكُم عَذابَ يَومٍ كَبيرٍ ٣ ... سورة ہود

''یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں۔ اور اللہ حکیم وخبیر کی طرف سے یہ تفصیل بیان کردی گئی ہیں۔ ''وہ یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اس کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں۔ اور یہ کہ اپنے پروردیگار کے لئے بخشش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو وہ تم کو ایک وقت مقرر تک متاع نیک سے بہرہ مند کرے گا۔ اور صاحب بزرگی کو اس کی بزرگی (کی داد) دے گا اور اگر تم روگردانی کرو گے تو مجھے تمہارے بارے میں (قیامت کے) بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔''

اپنے نبی ھود علیہ السلام کے زکر میں فرمایا کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا۔

وَيٰقَومِ استَغفِروا رَبَّكُم ثُمَّ توبوا إِلَيهِ يُرسِلِ السَّماءَ عَلَيكُم مِدرارًا وَيَزِدكُم قُوَّةً إِلىٰ قُوَّتِكُم وَلا تَتَوَلَّوا مُجرِمينَ ٥٢ ... ہود

''اور اے میری قوم اپنے پروردیگار سے بخشش مانگو پھر اس کے آگے توبہ کرو وہ تم پر آسمانوں سے موسلادھار بارش برسائے گا۔ اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا۔ اور (دیکھو) گناہ گار بن کر روگردانی نہ کرو۔''

اپنے نبی نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا:

قالَ يٰقَومِ إِنّى لَكُم نَذيرٌ مُبينٌ ٢ أَنِ اعبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقوهُ وَأَطيعونِ ٣ يَغفِر لَكُم مِن ذُنوبِكُم وَيُؤَخِّركُم إِلىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذا جاءَ لا يُؤَخَّرُ لَو كُنتُم تَعلَمونَ ٤ ... سورة نوح

''بھائیو! میں تمھیں کھلے طور پر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ جب اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے۔ تو تاخیر نہیں ہوتی کاش تم جانتے ہوتے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہ السلام سے زکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اپنی امتوں کو دعوت دیتے ہوئے کہا۔

قالَت رُسُلُهُم أَفِى اللَّهِ شَكٌّ فاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ يَدعوكُم لِيَغفِرَ لَكُم مِن ذُنوبِكُم وَيُؤَخِّرَكُم إِلىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ١٠ ... سورة ابراہیم

''ان کے پیغمبروں نے کہا کیا (تم کو) اللہ (کے بارے) میں شک ہے۔ جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے۔؟ وہ تمھیں اس لئے بلاتا ہے۔ کہ تمہارے گناہ بخش دے اور (فائدہ پہنچانے کے لئے) ایک مدت مقرر تک تم کو مہلت دے۔''

اللہ تعالیٰ نے یہ زکر فرمایا ہے کہ منافقوں کی ایک جماعت نے اپنے بھائیوں کے بارے میں یہ کہا جو غزوہ احد میں مارے گئے تھے کہ:

لَو كانوا عِندَنا ما ماتوا وَما قُتِلوا ١٥٦ ... سورة آل عمران

''اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔''

تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا کہ وہ فرمادیں کہ:

لَو كُنتُم فى بُيوتِكُم لَبَرَزَ الَّذينَ كُتِبَ عَلَيهِمُ القَتلُ إِلىٰ مَضاجِعِهِم ١٥٤ ... سورة آل عمران

''اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا تھا وہ اپنی اپنی قتل گاہوں کی طرف ضرور نکل آتے۔''

اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ قتل نفس اپنے سبب کا مروہن ہے اور ہر مقتول اپنے وقت مقرر کے مطابق فوت ہونے والا ہے۔ نہ کوئی اپنے وقت مقرر سے پہلے فوت ہوسکتا ہے اور نہ بغیر سبب کے اسی طرح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من احب ان يبسط له فى رزقه وان ينسا له فى اثره فليصل رحمه (صحيح بخاري واخرجه ابوداؤد فى السنن رقم ١٦٩٣)

''جو شخص اس بات کو پسند کرے کے اس کے رزق میں کشادگی اور عمر میں درازی ہو تو وہ صلہ رحمی سے کام لے۔''

اگرچہ صحت کی حفاظت ونگہداشت کا جسمانی صحت اور بیماریوں کے مقابلہ میں خصوصی کردار ہے۔ جیسا کہ سائل نے کہا ہے۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور تقدیر کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اور

وہ اس حفاظت ونگہداشت کو نتائج کا سبب بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ اسباب اور مسببات کی ترتیب اس کی قضا اور قدر کے مطابق پہلے سے اس کے علم میں ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ اسباب کا مسببات میں دخل ہے۔ اس اعتبار سے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سبب بنا دیا ہے۔ اور اس اعتبار سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اسباب کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ وہ ان مسببات کو مرتب کردے اس کے یہ معنی نہیں کہ نتائج کے سلسلے میں اسباب کی اپنی ذاتی اور مستقل تاثیر ہے۔ بلکہ ان میں تاثیر اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اسباب کو ان میں ودیعت کیئے ہوئے خواص سے محروم کرنا چاہے تو وہ کرسکتا ہے۔ جیسا کہ اس نے آگ سے جلانے کے خاصہ کو سلب کرلیا۔ اور اس نے اس کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نہ جلایا بلکہ دہکتی اور بھڑکتی ہوئی آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی۔ اسی طرح اس نے پانی سے غرق کرلینے کی صلاحیت کو سلب کرلیا اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم امن وسلامتی کے ساتھ دریا عبور کرگئی۔ اور جب فرعون اور اس کے ساتھی اس دریا سے گزرنے لگے تو اس نے پانی کو یہ صلاحیت لوٹا دی۔ اور انہیں غرق کردیا۔ تو قضا وقدر کے اعتبار سے مسببات اپنے اسباب کے ساتھ مرہون ہیں۔ حتیٰ کہ حفاظت اور عدم حفاظت کے باوجود انسانوں کی عمریں درازی وکمی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق ہیں۔ لہذا سائل کا یہ کہنا کہ حفاظت ونگہداشت کا عمروں کی درازی وکمی سے کوئی تعلق نہیں ہے علی وجہ االاطلاق صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جیسا کہ بیان کیا جاچکا ان کا بھی دخل ہے۔

*ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب*

[فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ](#)

**جلددوم**